ایاتہا ۹ سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃِ مَکِّیَّۃٌ ۱۰۴ رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

وَیْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِۙ ﴿۱﴾ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَهٗۙ ﴿۲﴾ یَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗۚ ﴿۳﴾ كَلَّا لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِ٘ۖ ﴿۴﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُؕ ﴿۵﴾ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُۙ ﴿۶﴾ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِؕ ﴿۷﴾ اِنَّهَا عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌۙ ﴿۸﴾ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ۠ ﴿۹﴾

"ہلاکت ہے ہر اس شخص کے لیے جو (روبرو) طعنے دیتا ہے (پیٹھ پیچھے) عیب جوئی کرتا ہے۔ جس نے مال جمع کیا اور اسے گن گن کر رکھتا ہے۔ وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس کے مال نے اسے لافانی بنا دیا ہے۔ ہرگز نہیں وہ یقیناً حطمہ میں پھینک دیا جائے گا۔ اور تم کیا جانو کہ حطمہ کیا ہے وہ اللہ کی آگ ہے خوب بھڑکائی ہوئی۔ جو دلوں تک جا پہنچے گی۔ بے شک وہ (آگ) ان پر بند کر دی جائے گی۔ (اس کے شعلے) لمبے لمبے ستونوں کی صورت میں ہوں گے"۔

امام ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورہ وَیْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ ان سے کہا گیا: (کیا) یہ آیت وَیْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم نہ اس کے بارے فکرمند ہیں اور نہ ہی قرآن کریم کی دس سورتوں کے بارے فکرمند ہیں۔

امام ابن ابی حاتم نے ابن اسحاق کی سند سے حضرت عثمان بن عمر سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم ہمیشہ سنتے رہے ہیں کہ وَیْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ کسی کے لیے رکاوٹ نہیں ہے۔ یہ جمیل بن عامر کے بارے نازل ہوئی ہے۔ رقاشی نے یہی خیال کیا ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سدی رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ یہ آیت اخنس بن شریق کے بارے نازل ہوئی ہے۔

امام ابن مردویہ اور بیہقی رحمہما اللہ نے شعب الایمان میں حضرت راشد بن سعد مقدامی رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مجھے معراج پر لے جایا گیا تو میں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا کہ ان کے جسموں پر کھال کو آگ کی قینچیوں کے ساتھ کاٹا جا رہا ہے۔ تو میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ تو (جبرائیل امین نے) بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو زیب و زینت کرتے رہتے تھے اور میں نے اس میں سخت قسم کی آوازیں سنیں۔ تو میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ اس نے بتایا: یہ تمہاری وہ عورتیں ہیں جو بناؤ سنگھار کرتی ہیں اور وہ کچھ کرتی رہتی ہیں جو ان کے لیے حلال نہیں۔ پھر میں کچھ عورتوں اور مردوں کے پاس سے گزرا جو ان کے پستانوں سے

معلق تھے۔ تو میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ تو اس نے بتایا: یہ طعنے دینے والے مرد اور طعنے دینے والی عورتیں ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ۔(1)

امام سعید بن منصور، ابن ابی الدنیا نے ذم الغیبۃ میں، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے کئی طرق سے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے بارے پوچھا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا: یہ وہ چغل خور لوگ ہیں جو بھائیوں کے درمیان پسندیدہ، اتفاق اور جمعیت کے درمیان تفرقہ پیدا کر دیتے ہیں۔(2)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ مفہوم نقل کیا ہے کہ هُمَزَةٍ کا معنی ہے طعنے والا اور لُّمَزَةٍ کا معنی ہے غیبت کرنے والا۔(3)

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن ابی الدنیا نے ذم الغیبۃ میں، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے اسی آیت کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے کہ هُمَزَةٍ کا معنی ہے لوگوں میں طعنہ زنی کرنے والا۔ اور لُّمَزَةٍ وہ ہوتا ہے جو لوگوں کا گوشت کھاتا ہے (یعنی غیبت کرنے والا)(4)

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ آیت اس کے بارے ہے جو لوگوں کا گوشت کھاتا ہے اور ان پر طعنہ زنی کرتا ہے۔(5)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ کا معنی ہے ہلاکت ہے ہر اس شخص کے لیے جو روبرو طعنے دیتا ہے اور پیٹھ پیچھے عیب جوئی کرتا ہے۔

عبد الرزاق اور عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ مفہوم نقل کیا ہے کہ ہلاکت ہے ہر اس شخص کے لیے جو اپنی زبان اور اپنی آنکھوں کے ساتھ طعنے دیتا ہے اور عیب جوئی کرتا ہے لوگوں کا گوشت کھاتا ہے اور ان پر طعنہ زنی کرتا ہے۔(6)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ هُمَزَةٍ (طعنہ زنی) آنکھوں، باچھوں اور ہاتھوں کے ساتھ ہوتا ہے اور لُّمَزَةٍ زبان کے ساتھ ہوتا ہے۔(7)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ کا معنی ہے جس نے مال جمع کیا اور اس گن گن کر رکھا۔

امام ابن حبان، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور خطیب نے تاریخ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے يَحْسَبُ کو سین کے کسرہ کے ساتھ یحسِب پڑھا ہے۔(8)

1۔ شعب الایمان، جلد 5، صفحہ 309 (6750)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 354، دار احیاء التراث العربی بیروت 3۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 355 4۔ ایضاً

5۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 459 (3695)، دار الکتب العلمیہ بیروت 6۔ ایضاً، (3695)

7۔ شعب الایمان، جلد 5، صفحہ 309 (6752) 8۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 281 (3013)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ کے تحت یہ قول ذکر کیا ہے کہ وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اس کی عمر میں اضافہ کردے گا۔

ابن ابی حاتم نے حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ کا معنی ہے ہرگز نہیں وہ یقیناً پھینک دیا جائے گا۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت حسین بن واقد سے نقل کیا ہے کہ الْحُطَمَةُ جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ اس کی ہر شے کو کھا جائے گی یہاں تک کہ اس کے دل کے پاس پہنچ کر رک جائے گی اور جس اس کے دل کے پاس پہنچے گی تو اس کی خلقت کو پھر مکمل کر دیا جائے گا۔

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن منکدر رحمہ اللہ سے اسی آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ آگ اسے کھاتی رہے گی یہاں تک کہ اس کے دل کے پاس پہنچ جائے گی اور وہ زندہ ہوگا۔(1)

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ کا معنی ہے: بے شک (آگ) ان پر بند کر دی جائے گی۔ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ آگ کے ستونوں میں۔(2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فِيْ عَمَدٍ پڑھا۔

ابن ابی حاتم نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ''بعمد ممددة'' پڑھا: اور فرمایا یہ سیاہ رنگ کے ہیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ عَمَدٍ سے مراد دروازے ہیں۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے انہیں ستونوں میں داخل کر کے ان کی گردنوں میں زنجیریں ڈال دی جائیں گی اور ان کے دروازے بند کر دیئے جائیں گے۔(3)

ابن ابی حاتم نے فِيْ عَمَدٍ کے بارے حضرت عطیہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ جہنم میں لوہے کے ستون ہیں۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ہم گفتگو کرتے ہیں کہ یہ وہ ستون ہیں جن کے ذریعہ جہنم میں اہل جہنم کو عذاب دیا جائے گا۔(4)

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ سے مراد طویل اور لمبی بیڑیاں ہیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ جنہوں نے فِيْ عَمَدٍ پڑھا ہے تو ان کے نزدیک یہ آگ ستون ہیں اور جنہوں نے فِيْ عُمُدٍ پڑھا ہے تو ان کے قریب اس سے مراد لمبی رسی ہے۔

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جہنم کی گھاٹیوں میں

1۔ تاریخ مدینہ دمشق، جلد 56، صفحہ 50، دار الفکر بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 358، دار احیاء التراث العربی بیروت 3۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 359 4۔ ایضاً

سے ایک گھاٹی میں ایک آدمی ہوگا جو ہزار برس تک یا حنان یا منان پکارے گا۔ پھر رب العزت حضرت جبرائیل امین کو فرمائیں گے: میرے بندے کو جہنم سے نکال لا۔ چنانچہ وہ اس کے پاس آئے گا اور اسے بند پائے گا تو واپس لوٹ جائے گا اور عرض کرے گا اے میرے پروردگار! اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ بے شک وہ تو ان پر بند کر دی گئی ہے۔ تو رب کریم فرمائے گا: اے جبرائیل! اسے کھول دے اور میرے بندے کو آگ سے باہر نکال۔ چنانچہ وہ اسے کھولے گا اور اسے کوئلے کی مثل نکال کر جنت کے ساحل پر ڈال دے گا۔ یہاں تک کہ پھر اللہ تعالیٰ اس کے لیے بال، گوشت اور خون سب پیدا فرما دے گا۔(1)

امام حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے نوادر الاصول میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ قیامت کے دن میری امت میں سے ان لوگوں کے لیے شفاعت ہے جنہوں نے کبیرہ گناہ کیے پھر اسی حال میں فوت ہو گئے۔ پس وہ جہنم کے پہلے دروازے میں ہوں گے، ان کے چہرے سیاہ نہیں ہوں گے اور نہ ان کی آنکھیں نیلی ہوں گی، نہ انہیں طوق پہنائے جائیں گے، نہ وہ شیاطین کے ساتھ ملائے جائیں گے اور نہ انہیں گرزوں کے ساتھ مارا جائے گا، اور نہ وہ ادراک میں پھینکیں جائیں گے۔ ان میں کچھ وہ ہیں جو ایک ساعت اس میں ٹھہریں گے اور کچھ ایک دن ٹھہریں گے پھر نکال لیے جائیں گے۔ ان میں کوئی ایک مہینہ ٹھہرے گا پھر اسے نکال دیا جائے گا۔ کوئی اس میں ایک سال تک رہے گا اور پھر اسے نکال لیا جائے گا۔ اور ان میں سے زیادہ دیر تک اس میں ٹھہرنے والا دنیا کی مثل ٹھہرے گا یعنی دنیا کے پیدا کیے جانے کے دن سے لے کر اسے فناہ کیے جانے کے دن تک اور وہ (مدت) سات ہزار برس ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ جب موحدین کو اس سے نکالنے کا ارادہ فرمائے گا تو دیگر دین داروں کے دلوں میں ڈال دے گا۔ تو وہ انہیں کہیں گے: ہم اور تم دنیا میں اکٹھے رہا کرتے تھے۔ سو تم ایمان لائے اور ہم نے کفر کیا۔ تم نے تصدیق کی اور ہم نے تکذیب کی اور تم نے اقرار کیا اور ہم نے انکار کیا۔ پس اس نے تمہیں کوئی نفع نہیں دیا کہ ہم اور تم سب اس میں اکٹھے ہیں۔ تم بھی اسی طرح عذاب دیئے جا رہے ہو جیسا ہم عذاب میں مبتلا ہیں اور تم بھی اسی طرح ہمیشہ یہاں رہو گے جیسا کہ ہم رہ رہے ہیں۔ تو اس وقت اللہ تعالیٰ اتنا شدید اظہار غضب فرمائے گا کہ اس سے قبل کبھی کسی شے سے اتنا غضب ناک نہیں ہوا اور نہ اس کے بعد کسی شے پر اتنا غضب فرمائے گا۔ چنانچہ وہ اہل توحید کو جہنم سے جنت کے چشمے اور پل صراط کے طرف نکال لائے گا اسے نہر حیات کہا جاتا ہے۔ وہاں ان پر اس کا پانی چھڑکا جائے گا۔ تو وہ اس طرح زندہ ہو کر اٹھیں گے جس طرح کہ سیلاب کے لائے ہوئے کوڑے کرکٹ میں دانے اگتے ہیں۔ وہاں جو سائے کے قریب ہوگا وہ سبز ہوگا اور جو دھوپ کے قریب ہوگا وہ زرد ہوگا۔ پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا '' عُتَقَاءُ اللّٰهِ عَنِ النَّارِ '' کہ یہ وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے جہنم سے آزاد کیا ہے۔ سوائے ایک آدمی کے کہ وہ ان کے بعد بھی ہزار برس تک جہنم میں رہے گا۔ پھر وہ پکارے گا '' يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ '' اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجے گا تا کہ وہ اسے نکال لائے۔ وہ جہنم میں ستر برس تک اس کی تلاش میں ادھر ادھر گھومتا پھرے گا مگر اسے نہ پا سکے گا اور واپس لوٹ کر عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! بلاشبہ تو نے مجھے اپنے فلاں بندے کو جہنم سے نکالنے کا حکم

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 385، دار احیاء التراث العربی بیروت

ارشاد فرمایا تھا۔ میں ستر برس تک انسے وہاں تلاش کرتا رہا، لیکن اسے نہیں پا سکا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ عزوجل ارشاد فرمائے گا: تو جا، اس اس طرح کی وادی میں ایک چٹان کے نیچے ہے اور اسے نکال کر لے آ۔ پس وہ جائے گا اور اسے نکال لائے گا۔ پھر اسے جنت میں داخل کر دے گا۔ پھر وہ جہنم میں رہنے والے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجاء کریں گے کہ وہ ان سے نام کو مٹا دے۔ تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجے گا اور وہ ان کی پیشانیوں سے اسے مٹا دے گا۔ پھر اہل جنت کو کہا جائے گا اور انہیں جو جہنیوں میں سے جنت میں داخل ہوئے، کہ تم اہل جہنم پر جھانک کر دیکھو۔ پس وہ ان پر جھانکیں گے تو کوئی آدمی اپنے باپ کو دیکھے گا، کوئی اپنے بھائی کو دیکھے گا، کوئی اپنے پڑوسی کو اور کوئی اپنے دوست کو دیکھے گا اور کوئی غلام اپنے آقا کو دیکھے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کی طرف ملائکہ کو بھیجے گا جن کے پاس آگ کی بڑی بڑی پلیٹیں (ڈھکن) ہوں گی، آگ کے کیل ہوں گے اور آگ کے ستون ہوں گے۔ پس وہ اہل جہنم پر ان ڈھکنوں کو رکھ دیں گے اور وہ کیل ان میں لگا دیں گے۔ اور اوپر وہ ستون پھیلا دیں گے۔ جہنم میں کوئی سوراخ باقی نہیں رہے گا کہ اس میں کوئی روح (راحت) داخل ہو سکتی ہو۔ اور نہ ہی ان سے کوئی غم باہر نکل سکے گا۔ اور جبار مطلق اپنے عرش پر انہیں بھلا دے گا اور اہل جنت اپنی نعمتوں میں مشغول ہو جائیں گے۔ اس کے بعد ہمیشہ کے لیے وہ استغاثہ نہیں کریں گے۔ کلام ختم ہو جائے گی اور ان کی آواز گدھے کی آوازوں کی مثل ہو جائے گی۔ پس اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ فرماتے ہیں (ان پر جہنم کی آگ بند کر دی جائے گی۔ اس کے شعلے لمبے لمبے ستونوں کی صورت میں ہوں گے)(1) واللہ اعلم۔

1۔ نوادر الاصول، صفحہ 139، دار صادر بیروت